جناب سرور میواتی - لاہور

# ارتحال

## استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ

انتقالِ شیخِ عالی جاہ عبدالحقؒ کا　　تذکرہ جب مجلسِ احباب میں ہونے لگا
فرطِ غم سے بے تحاشہ ہر بشر رونے لگا　　دفعتہً اک مردِ حق آگاہ نے آکر کہا
تم یہاں پر بیٹھ کر اے غافلو روتے ہو کیا
شیخ عبدالحقؒ تو جنت میں جا داخل ہوا

ذکر پھر جب آپ کے اوصاف کا ہونے لگا　　ہر کسی نے اپنا اپنا عندیہ ظاہر کیا
آپ کو خضرِ ہدایت کوئی بتلانے لگا　　اور کسی نے پیرِ کامل عالمِ جید کہا
کوئی کہتا تھا فقیہہ و محرمِ عرفانِ حق
کوئی بتلاتا تھا مردِ صالح و برہانِ حق

کوئی بولا آپ تھے گنجینۂ رشد و ہدیٰ　　معدنِ جود و سخا و مخزنِ صدق و صفا
کوئی بولا حق پرست و حق نگر حق آشنا　　عارفِ کامل کسی نے سرکفِ غازی کہا
مختصر قصہ نشانِ عالمِ ماضی تھے آپ
حکمت و حکمِ قضا و قدر پر راضی تھے آپ

آپ سن اُنّیس سو ستر میں ایم این اے بنے　　سن ستتر میں دوبارہ منتخب ممبر ہوئے
سن پچاسی میں بھی جب کہ آپ کچھ بیمار تھے　　چارپائی پر ہی ممبر بن گئے لیٹے ہوئے
آپ کا مقبول تھا کیسا عوامی رابطہ
آپ کے در تک کھلا تھا ہر کسی کا راستہ

ہے نشانی آپ کی حقانیہ دارالعلوم | گونج رہی ہے جس کے نظم وضبط کی عالم میں دھوم
علم والوں کا یہاں ہر وقت رہتا ہے ہجوم | اس جگہ آتی ہیں رحمت کی گھٹائیں جھوم جھوم

حق تعالیٰ نے کیا مدرسہ ایسا پسند
بن گیا یہ ثانیِ دارالعلوم دیوبند

علم اور دیں کے ہی حلقوں میں نہ تھا ان کا اثر | عہدِ حاضر کی سیاست پر بھی تھی ان کی نظر
خدمتِ دیں کے لئے روز و شب و شام و سحر | مستعد پائے گئے ہر وقت بے خوف و خطر

عالمی شہرت کے لاریب و گماں حامل تھے آپ
واقعی ایل ایل ڈی اعزاز کے قابل تھے آپ

آپ فرماتے تھے گرچہ ہوں پیر و ناتواں | دین کی خاطر مجھے پڑے چلو جاہو جہاں
راہِ دیں میں کام آجائیں جو میرے جسم و جاں | دونوں عالم میں یقیناً ہو گیا میں کامراں

حبّذا کیسے سعادت مند و خوش قسمت تھے آپ
عہدِ حاضر میں خدائے پاک کی نعمت تھے آپ

ممبری کے دور میں جو خدمتیں انجام دیں | عہدِ حاضر میں مثال اس کی نہیں ملتی کہیں
یورشِ بطلان سے زنہار گھبرائے نہیں | بے جھجک ایوان میں آیات قرآنی پڑھیں

قول قال اللہ سے ایواں سجا کر رکھ دیا
برق بن کر خرمنِ باطل جلا کر رکھ دیا

کس طرح سے ہو احاطہ آپ کے اوصاف کا | چہرۂ انور تھا پرتو شیشۂ شفاف کا
خلقِ اعلیٰ تھا نمونہ ہو بہو اسلاف کا | تھا بہت مضبوط ان سے سلسلہ احناف کا

وارثِ علمِ رسالت، پیکرِ ایثار تھے
منطقی عالم مفسر صاحبِ اسرار تھے

آپ کے دم سے چڑھی پروان تحریکِ جہاد ہر جگہ ہوتے چلے جاتے ہیں غازی بامراد
ہر جگہ پر ہو رہا ہے سرخ لشکر نامراد اتحادِ غازیانِ شیر مرداں شاد باد

رُوس اب ہر سُو شکستِ فاش سے دوچار ہے
بدحواسی میں نجیب اللہ کی سرکار ہے

مسلکِ احناف کو بالا کیا "الحق" نے مُنہ دروغ و کذب کا کالا کیا الحق نے
بند مُنہ مرزائیت کا کر دیا الحق نے شیعیت کے بھی دیے چھکے چھڑا الحق نے

مغربی تہذیب کا چاک پردہ کر دیا
ہر فریبی صاف چوراہے میں ننگا کر دیا

جو مجاہد لڑ رہے ہیں خطۂ افغان میں مر رہے ہیں، مارتے ہیں جنگ کے میدان میں
ذٰلکم خیر لکم آیا ہے جن کی شان میں ہو رہی ہے جس سے پیدا تازگی ایمان میں

یہ سراسر آپ کے اخلاص کا فیضان ہے
کفر ہے مغلوب، غالب قوتِ ایمان ہے

جانشینی کا شرف پایا سمیع الحق نے مستحق ہیں درحقیقت آپ ہی اس حق کے
آپ نے بھی طے کئے ہیں باپ جیسے مرحلے زندگی گزری ہے مشفق باپ کے سایہ تلے

آپ میں پایا گیا عزمِ جواں مرحوم کا
اس لئے لیں گے اٹھا بارِ گراں مرحوم کا

آپ نے دیں جو نفاذِ شرع میں قربانیاں تاقیامت یاد رکھیں گے انہیں پیر و جواں
مجمعِ ایوان میں دیتے رہے کھل کر اذاں اس طرح جاری رہیں تبلیغ کی سرگرمیاں

عزم و ہمت کا دھنی جب قافلہ سالار ہو
قوم کا سرور بھلا پھر کیوں نہ بیڑا پار ہو